قسط نمبر 2

جادو کی حقیقت اور اس کا علاج

حکیم عبدالستار ندیم
گوجرانوالہ

جادو کیا ہے؟

عربی لغت میں السحر جادو کو کہا جاتا ہے۔ جسکے وجوہ اور اسباب پوشیدہ اور انتہائی رقیق ہوتے ہیں۔ جادو کو السحر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کے اثرات آخر شب میں مخفی طور پر ہوتے ہیں۔ السحر پھیپھڑے کو بھی کہا جاتا ہے۔ یہی غذا کی رہ گزر ہے۔ لیکن اسکی رگیں تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ ابن قدامہ اپنی کتاب الکافی میں فرماتے ہیں۔ السحر ان تعویز گنڈوں اور دھاگوں کی گرہوں کو کہتے ہیں۔ جو انسان کے بدن میں خصوصاً دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اس جادو کی وجہ سے میاں بیوی میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ دور حاضر میں نجومیوں کا ہر طرف جال پھیلا ہوا ہے۔ جو کہ جادو ٹونے کے ذریعے لوگوں کا علاج کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں اللہ تعالیٰ پر ایمان تو رکھتے ہیں۔ مگر صبر و قناعت سے کام نہیں لیتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلتے۔ اپنی خود ساختہ کوششیں اور مختلف تدابیر پر بھروسہ کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح مشکل حالات میں اس طرح کے سہارے ڈھونڈنے شروع کر دیتے ہیں۔ جن کا تعلق مستقبل اور بلائیں ٹالنے کے لیے دور کا بھی نہیں ہوتا۔ ذرا سا کوئی کام بگڑ جائے یا معاشی تنگی ہو جائے یا کوئی بیماری جان نہ چھوڑے تو فوراً شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ ضرور کوئی جادو ٹونے کا اثر ہے۔ یا کسی نے ہم پر تعویزات کروا دیے ہیں۔ لگتا ہے لوگوں کو اور کوئی کام نہیں ہے۔ ایک دوسرے کے رزق بند کرنے اور بیمار کرنے کی پڑھی ہے۔ لیکن انسان یہ نہیں سوچتا کہ خود اپنی کرتوتوں کی وجہ سے غضب الٰہی کا شکار تو نہیں ہے؟ شکی مزاج سمجھتا ہے ضرور کسی نے تعویزات کروائے ہیں۔ اور پھر بھاگے بھاگے کسی نجومی کے پاس جاتا ہے۔ جو کہ انکے شک کو مزید پکا کرنے پر تل جاتے ہیں۔ پوچھنے پر کہتے ہیں کیا کریں ہماری روزی کا مسئلہ ہے۔ جی غور کیجیے اگر وہ دوسروں کے مسائل کے حل کر سکتے ہوں تو وہ اپنے مسائل سے نمٹے؟ اسی طرح لوگوں کی ذہنی صلاحیت بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور پھر بس پیروں فقیروں کے در کے چکر کاٹنے کے لیے رہ جاتے ہیں۔ اور نجومی حضرات جو کہ بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ عالم الغیب بن جاتے ہیں۔ اس لیے ہم انکے حوصلے بلند کرتے ہیں۔ وہ بلا جھجک صاف کہہ دیتے ہیں کہ تمھارے اوپر جن کا سایہ ہے اس کو بھگانے کا طریقہ تو صرف مجھے آتا ہے جن کو بھگانے اور جن سے جان چھڑانے کا عمل بہت مشکل ہے اس عمل سے جان جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے اور کبھی گم ہو گئی چیزوں کے بتانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کبھی خرافاتی کتاب دیکھ کر اور ناخنوں کو دیکھ کر ایک بات کہہ دیتا ہے۔ ان کے سامنے بھی اور سابقہ بھی مشرکانہ ذہنیت کے کچھ لوگوں کو پڑھ کر سناتا ہے۔ اسی طرح انکو بہلا پھسلا کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔ ایک خاندان کے ایک شخص کو خود تعویز دے کر خود ہی دفن کرنے کی جگہ بتاتے ہیں۔ اور دوسرے کو کہتے ہیں فلاں جگہ تمھارے دشمن نے تعویز دبایا ہے۔ جاؤ اسکو نکال کر لاؤ اسی طرح یہ دشمن زادے پورے خاندان میں ایسا ڈرامہ کر کے آپس میں لڑوا کر اپنی روزی کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ یہ جو غیب جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ بھی ان کی قیافہ شناسی اور چرب زبانی کا ایک دھوکہ ہوتا ہے۔ کبھی جعلی پیر بن کر لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ اور سونا دوگنا کرنے کا جھانسہ دے کر کنگال کر دیتے ہیں۔ جب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مختار کل اور عالم الغیب صرف اور صرف میں ہوں۔

ارشاد ربانی نمبر ا۔

قل لا املک لنفسی نفعاً وّ لا ضرّ الا ماشاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسّنی السّوء ان انا الا نذیر وّ بشیر لقوم یومنون ﴿188﴾

(سورۃ الاعراف 7/188)۔ ترجمہ: فرما دیجئے آپ ﷺ کہ میں خود اپنی ذات خاص کیلئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت منافع حاصل کر لیتا۔ اور کوئی ضرر مجھ پر واقع نہ ہوتی۔ (میں محض احکام الٰہیہ ثواب کیلئے بتا کر) بشارت دینے والا (عذاب الٰہی) سے ڈرانے والا ہوں۔ ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

ارشاد ربانی نمبر ۲۔

و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو . ویعلم ما فی البر و البحر . وما یسقط من ورقة الا یعلمھا ولا حبة فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین۔سورۃ الانعام 6/59

ترجمہ: اسی کے پاس ہیں خزانے مخفی اشیاء کے انکو کوئی نہیں جانتا مگر وہی (اللہ تعالیٰ) اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے۔ جو خشکی میں اور تری (دریاؤں) میں ہیں۔اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسکو بھی جانتا ہے۔ اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑھتا۔اور نہ کوئی تر اور خشک چیز گرتی ہے۔مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں۔

ارشاد ربانی نمبر۳۔

قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ . وما یشعرون ایان یبعثون ۔سورۃ النمل 27/65

ترجمہ : فرما دیجئے آپ ﷺ کہ جتنی مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے (ان میں سے کوئی بھی) غیب کی بات نہیں جانتا۔مگر اللہ تعالیٰ (اسی وجہ سے ان تمام مخلوقات کو خبر نہیں ہے) کہ وہ کب زندہ کئے جائیں گے۔

ارشاد ربانی نمبر۴۔

ان اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام .وما تدری نفس ما ذا تکسب غداً . وما تدری نفس بای ارض تموت .ان اللہ علیم خبیر ۔سورۃ لقمٰن 31/34۔ترجمہ۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔وہی بارش برساتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ مادہ کے پیٹ میں (بچہ ہے یا بچی)۔کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا۔اور نہ یہ کسی کو معلوم ہے کہ کہاں مرے گا۔(یاد رکھو) اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور بڑا خبر دار ہے۔ہاتھوں کی لکیریں دیکھنے والو ! اپنی لکیر بھی دیکھو۔رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے آئینہ میں ۔ہاتھوں کی لکیریں دیکھ کر کسی کو کہنا کہ تمہاری قسمت میں دولت ہے یا اولاد ہے۔تمہاری زندگی کی لکیر بڑی لمبی ہے۔یہ ایسی سب باتیں غیب جاننے کا مترادف اور دعویٰ ہے۔اور یہ سب سے بڑا افراڈ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔تو پھر اس کی برابری کی جرات کس کو ہوسکتی ہے۔

سنیئے :سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ محمد ﷺ کل کی بات بتا دیتے ہیں ۔اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت بڑا بہتان باندھا ۔(مسلم)

جادو ایک حقیقت یا مفروضہ ہے۔

جادو ایک حقیقت ہے۔اگر یہ حقیقت نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس سے پناہ مانگنے کی تاکید ہرگز نہ کرتا ۔ اس کی تصدیق بخاری شریف کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر بھی جادو کا اثر گیا تھا۔حتیٰ کو آپ ﷺ کوئی کام کر رہے ہیں حالانکہ ایسا نہ ہوتا تھا۔سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ۔ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے قدموں کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ایک نے کہا انہیں کیا تکلیف ہے۔دوسرے نے کہا انکو جادہ کر دیا گیا ہے۔پہلے نے پھر پوچھا انکو کس نے جادو کیا ہے۔دوسرے نے جوبا کہا لبید بن اعصم نے ۔دوسرے نے پوچھا کس چیز پر جادو کیا ہے۔ پہلے نے کہا کنگھی میں دھاگے کی گرہیں لگائی گئی ہیں۔اور سے کھجور کے خوشے (ان کے خول) میں بند کر کے زروان کے کنویں میں ڈال دیا گیا ہے۔(ھدایۃ المستفید)

جیسا کہ ارشاد حق تعالیٰ ہے۔فیتعلمون منھما ما یفرقون به بین المرء وزوجه (سورۃ البقرۃ 2/102)

ترجمہ:لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔(اور انکو خوب معلوم تھا کہ جا اس چیز کا خریدار بنا اسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔)

لوگ کچھ کہیں احترام نہ کر ۔جسکو ضمیر نہ مانے سلام نہ کر۔ہاں بچے کی پیدائش کے وقت شیطان بچے کو تکلیف پہنچاتا ہے۔جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے۔عیسیٰؑ اس کی شرارت سے محفوظ رہے۔

جادو کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

سیدنا قتادہؒ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کو یہ علم تھا اور ان سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ آخرت میں جادوگر کا کوئی حصہ نہیں ہے۔حسن بصریؒ نے کہا کہ جادوگر کا کوئی مذہب نہیں۔

ارشاد ربانی ہے۔

لا یفلح السحر حیث اتی (طہ 20/69)

ترجمہ: جادوگر جہاں کہیں بھی جائے فلاح نہیں پائے گا۔جادوگر وہ ہے جو جادو سیکھتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔(امام احمد)

امام احمد کے نزدیک جادو سیکھنا اور سکھانا دونوں کفر ہیں ۔عبد الرزاق صفوان بن سلیم سے روایت ہے۔کہ جس نے تھوڑا یا زیادہ جادو سیکھا اور پھر اس کا اللہ تعالیٰ سے معاملہ ختم ہوا۔جادوگر کے کفر

میں علماء کا اختلاف ہے۔ سلف صالحین کی ایک جماعت کے نزدیک جادوگر کافر ہے۔ امام احمدؒ ،امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، جادوگر کے کفر کے قائل ہیں۔ البتہ امام احمدؒ کے اصحاب کا کہنا ہے کہ جادوگر اگر ادویات دھواں یا پینے والی اشیاء سے ہو تو ایسا جادوگر کافر نہ ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم جادوگر سے پوچھیں گے کہ وہ ہمیں اپنے جادو کے بارے میں آگاہ کرے۔ اگر جادوگر کی بات کفر کی حد تک پہنچ گئی تو ہم اسے کافر قرار دیں گے۔ ورنہ جیسے اہل بابل کا بیان تھا۔ کہ اس یعنی جادہ کے ذریعے کواکب سبعہ تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ اگر یہی عقیدہ رکھے تو ایسا جادوگر کافر ہے۔ اگر جادہ کی باتیں کفر تک نہیں لے جاتیں تو ہم دیکھیں گے کہ یہ عامل جادو کو مباح سمجھتا ہے کہ نہیں۔ اگر مبا ح سمجھے تو کفر کا اطلاق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جادوگر کو کافر ہی قرار دیا ہے۔

مثلاً ہم آزمائش میں ہیں تم کفر میں نہ پڑھو۔ البقرۃ 2/102

سلیمانؑ نے مطلق کفر کی بات نہ کی بلکہ شیطان کفر کرتے تھے۔ اس بارے میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ان دونوں کو کفر و شرک خیر و شر کا علم تھا۔ اور یہ بھی علم تھا کہ جادو کفر ہے۔

الغرض جو کوئی بھی سات ستاروں اور انکی پرستش کا قائل ہو۔ وہ بغیر کسی شک کے کافر ہے۔ اسلیئے کہ ستارہ پرستی کرنا جادو ہے۔ اور جو ستاروں کے احوال بیان کرتے ہیں۔ اور جادو کرنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں ایسے عامل کو احادیث کا جائزہ لے کیر اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔

جو لوگ ذرا سی تکلیف پر نجومیوں اور عاملوں کے پاس جاتے ہیں۔ وہ اپنا ذہنی تخیل اور اپنا شک ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کسی نے ہم پر جادو کروا دیا ہے۔ نجومیوں، جادوگروں اور غلط قسم کے پیروں فقیروں سے تعویذ وغیرہ جو کچھ لے کر آ رہے ہوتے ہیں۔ جس پر مرادیں پوری ہونے کا انکو مکمل یقین ہوتا ہے۔ کوئی تعویز لے کر آ رہا ہے کہ اولاد مل جائے اور کوئی رزق کی کشائش کیلئے اور کوئی کاروبار کی بندش کو کھولنے کیلئے تعویذات لے کر آ رہیں ہیں۔ یا لمبے لمبے وظیفے کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔ اور جادوگر کا دعویٰ وا ایسا لگتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ انکے مشورے سے کام کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

اکثر لوگوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی موڑتا بھی نہیں۔ اور ان کے عمل باطل سے تقدیر بھی پلٹا کھا جائے گی۔ بہت سے جادوگروں کا تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم تقدیر کے پلٹنے کا کرشمہ بھی دیکھا سکتے ہیں۔ (استغفر اللہ)

لاؤ لاں دے کم بڑے ای گندے
جادوگر نجومی سب جھوٹے بندے
لوکاں دے گل پاندے پھندے
گل انہاں دے چھتراں داھار
میری ہے ہین الہیہ پکار
سندے جاناں نال پیار
جے شرک توں نہیں دل بے زار
سمجھ لو ایمان بے کار

اب ذرا سنیئے۔ ارشاد ربانی نمبر ۱

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر ۔(الشوریٰ 42/30)

ترجمہ: اور تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی یعنی اپنے کیے ہوئے کاموں کی پاداش میں پہنچی ہے۔ اور بہتوں سے وہ درگزر کرتا ہے۔

ارشاد ربانی نمبر۲

ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتب من قبل ان نبراها . ان ذالک علی الله یسیر ۔(الحدید 57/22)

ترجمہ : کوئی مصیبت ملک پر اور تم پر نہیں آتی۔ مگر وہ کتاب مبین پر لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ قبل اس کے تم اسکو دنیا میں پیدا کرو۔ بلاشبہ ہر کام اللہ تعالیٰ کیلئے بہت آسان ہے۔

ارشاد ربانی نمبر۳

و ان یمسسک الله بضر فلا کاشف له الا وه . وان یردک بخیر فلا رآد لفضلة . یصیب به من یشاء من عباده . وهو الغفور الرحیم.(یونس 10/107)

ترجمہ: اور وہ تم کو یعنی اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف دینا چاہے۔ تو اسکو دور کرنے والا اللہ کے سواء کوئی نہیں ہے۔ اور تم پر فضل (راحت) پہنچانا چاہے تو کوئی ہٹانے والا نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

ارشاد ربانی نمبر۴

قل لا املک لنفسی ضراً و لا نفعاً الا ما شاء الله .لکل امة اجل . اذا جاء اجلهم فلا یستاخرون ساعة و لا یستقدمون۔(یونس 10/49)

ترجمہ: اے محمد ﷺ آپ فرما دیجئے کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں

رکھتا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہر ایک کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ جب انکا وقت آ جاتا ہے۔ تو پھر وہ ایک گھڑی بھی نہ دیر کر سکتے ہیں اور نہ ہی جلدی کر سکتے ہیں۔

سیدنا جندبؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسکو تلوار سے اڑا دیا جائے ۔اور صحیح بخاری میں ہے کہ بحالہ بن عبدہ سے منقول ہے کہ سیدنا عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہر جادوگر کو مرد یا عورت قتل کر دیا جائے۔

جادو ہی کی ایک قسم جوتش اور نجوم کا علم ہے۔

سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ستاروں کا کچھ علم سیکھا ۔اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا پھر جتنا زیادہ سیکھتا چلا جائے گا۔ اسکا اتنا حصہ بڑھتا چلا جائے گا۔ (ابی داؤد)

سیدنا ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مہلک کاموں سے بچو ! صحابہ کرام نے عرض کیا کہ وہ سات کام کون کون سے ہیں۔ فرمایا ۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ ۲) جادو کرنا ۳) کسی کو ناحق قتل کرنا ۴) سود خوری ۵) یتیم کا مال کھانا ۶) کفار کے مقابلہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔ ۷) پاک دامن اور اہل ایمان عورتوں پر تہمت لگانا۔

(بخاری شریف۔ مسلم شریف)

مخبر صادق ﷺ نے فرمایا کسی نے عزاف یعنی نجومی سے کسی بات کے متعلق پوچھا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔ (کتاب التوحید)

معاویہ الحکم السلمیؓ سے روایت ہے کہ نبی معظم ﷺ نے فرمایا کاہنوں کے پاس مت جاو ۔(مسلم شریف) ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ناطق وحی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے میں محمد ﷺ کی شریعت کا انکار کیا۔ (مسلم شریف)

ایک روایت میں عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ صادق و مصدوق نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خود فال نکالے یا اس کیلئے فال نکالی جائے۔ خود کاہن بنے یا اس کیلئے کوئی شخص کاہن ہو تجویز کرنے یا اس کیلئے تجویز کی جائے۔ خود جادوگر ہو یا اس کیلئے جادوگر تجویز کرے۔ تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اسکی باتوں کی تصدیق کرے۔ تو گویا اس نے شریعت محمدی ﷺ کو جھٹلایا۔ اور کفر کا ارتکاب کیا (رواہ البزار فی المسند احمد)

بھلا بتلاؤ تو سہی اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کیا اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں، بحوالہ سورۃ الزمر۔ امام احمد بن حنبل محمد بن جعفر سے روایت ہے کہ وہ عوف سے وہ حیان بن علاء سے وہ قطن بن قبیصہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا وہ اپنے باپ قبیصہ سے کہ نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے کہ پرندوں کو اڑا کر فال لینا زمیں پر خطوط کھینچنا (علم رمل) اور کسی کو دیکھ کر بدفالی اور بدشگونی لینا یہ سب جادو کی اقسام ہیں۔ سیدنا ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ جس شخص نے گرہ باندھ کر اس پر پھونک ماری تحقیق اس نے جادو کیا۔ اور جو جادو کرے وہ شرک کا ارتکا ب کرتا ہے۔ اور جو شخص (اپنے گلے یا ہاتھ اور بازو وغیرہ) پر کوئی چیز (باندھے یا لٹکائے) اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ (سنن نسائی)

سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہونگے ۔۱) شراب نوشی کرنے والا ۔۲) قطع رحمی کرنے والا ۔۳) اور جادو کو سچ ماننے والا۔ (ابن حبان) ان تمام احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ جادوگر کافر ہے۔ اور جادو کی تصدیق کرنے والا بھی کفر کے زمرے میں آتا ہے۔

نوٹ: سب سے پہلے ہم یہ سوچ لیں کہ جس کو ہم کافر کہنے لگے ہیں یہ جادوگر ہے بھی کہ نہیں ۔ھاں، ستاروں کا علم بھی جادو کی اقسام میں سے ہے۔ یہ جو بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ یہ فلاں کام فلاں تاریخ کو نا مبارک ہے۔ ہم نے کیا تھا لیکن کام ہمیں راس نہیں آیا۔ یہ چیز تو منحوس ہے۔ اس کے برعکس یہ کام خوش بخت ہے۔ کیونکہ یہ ستاروں کے مطابق ہے۔ اور جو لوگ ستاروں کی الٹ پلٹ کرنے کی تصدیق کرتے ہیں یہ شریعت محمد یہ ﷺ میں صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ ایمان سے خارج ہونے کے مترادف ہے۔

برے شگونوں کا تو عرب میں بڑا رواج تھا ۔اسی لئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شرک ہے۔ تا کہ لوگ باز آ جائیں۔ سیدنا سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ قائد اعظم ﷺ نے فرمایا نہ الو ہے نہ کسی کو کسی کا مرض لگتا ہے۔ اور نہ کسی چیز میں نحوست ہے۔ نحوست ہوتی تو عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوتی۔ (سنن ابی داؤد)

سیدنا ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ در یتیم ﷺ نے فرمایا نہ چھوت چھات ہے نہ الو ہے اور نہ صفر ہے۔ (بخاری، ابن حبان)

اس بات سے کوئی دھوکہ نہ کھائے

کہ آپ ﷺ کی کچھ باتیں سچی ہوتی ہیں

اور کچھ.....معاذ اللہ

آپ ﷺ کے نام لگا دی گئی ہوتی ہیں ۔یہ اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ہر بات سچی اور شریعت ہوتی ہے۔(مجلس علماء)

آپ ﷺ نے جب کہ اپنی سچی میٹھی زبان نبوت سے ارشاد فرمایا۔جن کی زبان کی گارنٹی دی گئی اور تصدیق کرتے ہوئے رب الجلال نے ارشاد فرمایا۔چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

والنجم اذا ھوی. ماضل صاحبکم وما غوی. وماینطق عن الھوی. ان ھو الا وحی یوحی۔(نجم 53/1.2.3.4)

ترجمہ :قسم ہے ستارہ کی جب غروب ہونے لگے۔یہ تمہارے ساتھ رہنے والے نہ راہ سے بھٹکے اور نہ غلط راستہ لئے اور نہ آپ ﷺ اپنی خواہش نفسانی سے بات بنانے والے ہیں ۔ان کا ارشاد تو وحی پر ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔سنئے ۔جب آپ ﷺ نے جادوگر کے پاس جانے اور انکی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے۔تو ہمیں ان جادوگروں سے علیحدہ اس لئے رہنا چاہیے۔کہ ایمانی تقاضہ ہے ۔ جسکا کلمہ پڑھا جائے اسکی بات کو مانا جائے۔جادوگروں کے پاس جا کر غیب کی باتیں نہیں پوچھنی چاہیے۔بڑے بڑے دین دار حاجی نمازی توحیدی کہلانے والے مفکر اسلام داعی حق منبروں پر چڑھ کر جادو اثر بیان کرنے والے۔بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ (حضرت صاحب جو بیان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں)اور کوئی شاید ہی مسلمان ہو۔ پھر ہم سب اپنا مقام بھی بھول جاتے ہیں۔

حکایت: مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ کے پاس ایک فقیر نے آ کر صدا کی تو بادشاہ نے کہا اس طرح نہیں جب تم مجھکو اپنے فن سے بھلا دو گے ۔یعنی بھلیکھا میں ڈالو گے پھر تم کو راضی کروں گا۔اس بے روپ آدمی نے اسی دن سے جا کر ارادہ کر لیا کہ آج کے بعد داڑھی نہیں منڈواؤں گا چنانہ وہ داڑھی کو بڑھا کر ایک جگہ بیٹھ گیا۔ درویش کا روپ دھار کر۔آہستہ آہستہ مشہوری ہو گئی کہ وہاں ایک اللہ والا ہے۔کیا بات ہے اسکی وہ جو کہتا ہے اسی طرح ہو جاتا ہے۔

بات چلتی بادشاہ کے پاس بھی پہنچ گئی ۔ایک دن بادشاہ بمع وزراء بڑا مال وزر لے کر اس کے پاس گیا۔اس نے مال لینے سے انکار کر دیا کہ لے جاؤ یہ دنیا کا مال ہے۔اور یہ ہمارے کام کی چیز نہیں ہے۔ہم اسکو گند سمجھتے ہیں ۔بادشاہ واپس چلا گیا۔اور دل میں سوچنے لگا یہ تو واقع ہی کوئی اللہ والا ہے۔ہوا یہ کہ صبح دوسری دن وہی بے روپ جو اللہ والا بن کر بیٹھا تھا بادشاہ کے پاس گیا اور کہا مرا انعام مجھے دے دو۔کل آپ جس درویش کے پاس گئے تھے وہ میں ہی تھا۔ آپ بھول گئے ہیں اپنے وعدے کے مطابق مجھے انعامات دیں۔

بادشاہ نے بہت انعامات دیئے اور ساتھ ایک سوال کیا کہ کل جو دولت میں آپکو دے رہا تھا وہ تو ان انعامات سے کہیں زیادہ تھی ۔ایمان سے جو اس نے بادشاہ کو جواب دیا وہ آب ذر سے لکھنے کے قابل ہے۔

اس نے کہا بادشاہ سلامت اس میں شک نہیں کہ ان انعامات سے کل والی دولت بہت زیادہ تھی لیکن کل میں جس روپ میں تھا اگر دولت لے لیتا تو اس اللہ والے روپ کو لاج لگتی تھی۔میں نے یہ برداشت نہ کیا کہ دولت کی خاطر اس اللہ والے روپ کو داغ دار کروں ۔بادشاہ نے اور انعامات دیئے اور آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے کہا ۔(شاباش اللہ تجھے سلامت رکھے)بحوالہ خطبات شاہ ولی اللہ۔

ذرا غور کیجئے ہم اپنی مسند کا خیال بھی نہیں کرتے ہم نے خود نجومیوں ، کاہنوں ، جادوگروں کا حوصلہ بڑا رکھا ہے۔ان کے پاس جا کر ایسی ایسی باتیں پوچھنا کہ بارش کب اور کتنی ہوگی ۔اور فلاں کام میں کامیابی ہوگی کہ نہیں ۔رشتہ مطلوبہ جگہ پر ہوگا کہ نہیں۔شوہر راہ راست پر آئے گا یا طلاق لے لوں۔ ہمارے ہاں بچی ہوگی یا بیٹا؟ بیٹے کا کوئی تعویز بتا دیں۔

بعض لوگوں نے تعویزوں کے ذریعے اولاد نرینہ کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔جو وہ خدمت خلق کے نام سے لوگوں کو لوٹنے کیلئے تڑپتے رہتے ہیں ۔

جملہ معترضہ : غور سے پڑھیے۔

ہاں ، البتہ علاج کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔طبیب اعظم ﷺ نے طب نبوی میں جو ارشادات زبان نبوت سے فرمائے ہیں ۔وہ بے شک منزل من اللہ ہیں۔آپ ﷺ نے اولاد نرینہ کا علاج بھی بتایا ہے۔لڑکی یا لڑکا دینا خدائے واحد کا کام ہے۔مگر علاج سے روگردانی کرنا شریعت کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔

عورت میں ایسے نقائص پائے جاتے ہیں جو قابل علاج ہوتے ہیں۔مختلف بیماریوں کی

(بقیہ صفحہ نمبر 56 پر)